تعوذاتِ نبویؐ

زاہداقبال°

استعاذہ کے لغوی معنی پناہ مانگنے اور کسی چیز کے سہارے سمٹ کر تکلیف سے محفوظ ہونے کے ہیں۔ عُذْتُ بِفُلَانٍ اور وَاسْتَعَذْتُ بِفُلَانٍ دونوں الفاظ پناہ حاصل کرنے کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ دین میں تعوذ یا استعاذہ کا مطلب ہے کہ ہر شریر کے شر سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ لی جائے۔ بندۂ مومن کا عقیدہ یہ ہے کہ ہر طرح کے ظاہری و باطنی خطرات و مصائب، آفات و بلیّات اور مضرتوں اور نقصان رساں چیزوں سے فقط اس رب العزت کی ذات ہی پناہ دے سکتی ہے، جس کی فرماں روائی سے کائنات کا کوئی ذرّہ تک باہر نہیں ہے، جو مسبّب الاسباب بھی ہے اور فوق الفطرت طریقوں سے اپنے بندوں کو اپنی پناہ میں لینے اور ان کی مدد کرنے پر مکمل قدرت بھی رکھتا ہے۔ اس عقیدے کا لازمی جز یہ بھی ہے کہ اس کے سوا اور کوئی نہیں جو عالمِ اسباب سے ماورا پناہ دینے اور مدد کرنے پر قادر ہو (یاد رہے کہ عالم اسباب میں بھی فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے)۔

قرآن سورۂ جن میں مشرکین کا یہ شرک بیان کرتا ہے کہ ''انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے'' (۷۲:۶)، جب کہ قرآن اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبروں کے حوالے سے بیان کرتا ہے کہ وہ بھی پناہ کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کی بارگاہ سے رجوع فرماتے تھے۔ چنانچہ سورۂ ہود میں ہے کہ جب حضرت نوحؑ کو ایک بے جا دعا کرنے پر اللہ تعالیٰ کی

° ڈائرکٹر، دائرہ تزکیہ و تعلیم، اسلام آباد

طرف سے تنبیہہ فرمائی گئی تو انھوں نے فوراً عرض کیا: رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِہٖ عِلْمٌ ط (۱۱:۴۷) ''پروردگار! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں''۔ اسی طرح جب حضرت موسٰیؑ نے بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا اور انھوں نے اسے آپؑ کا مذاق قرار دیا، تو آپؑ نے جواب میں فرمایا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ o (البقرہ ۲:۶۷) ''میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ جاہلوں کی سی باتیں کروں''۔ اسی طرح جب فرعون نے بھرے دربار میں آپؑ کے قتل کا ارادہ ظاہر کیا تو آپؑ نے فرمایا: اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ مِّنْ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ o (المؤمن ۴۰:۲۷) ''میں نے تو ہر اس متکبر کے مقابلے میں جو یوم الحساب پر ایمان نہیں رکھتا، اپنے رب اور تمھارے رب کی پناہ لے لی ہے'' اور ایک دوسرے مقام پر ہے: وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ o (الدخان ۴۴:۲۰) ''اور میں اپنے اور تمھارے رب کی پناہ لے چکا ہوں اس سے کہ تم مجھ پر حملہ آور ہو''۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد بار نبی کریمؐ کو نہ صرف استعاذے کی تلقین فرمائی بلکہ آپؐ کو معوذتین جیسی عظیم سورتیں عطا فرمائیں جو کُل کی کُل استعاذے پر مشتمل ہیں اور مستقل طور پر آپؐ کے وظائف میں شامل رہی ہیں۔ ان قرآنی سورتوں کے علاوہ بھی آپؐ سے بہت سے تعوذات روایت ہوئے ہیں۔ چونکہ آپؐ جوامع الکلم تھے، چنانچہ آپؐ کی یہ خصوصیت آپؐ کی تعلیم کردہ الہامی دعاؤں اور تعوذات سے بھی پوری طرح نمایاں ہوتی ہے۔ آپؐ کے انھی جامع تعوذات کو متن اور سند کے اہتمام سے صحت کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔

ان تعوذات میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس عاجزی و بے کسی کا اظہار بھی ہے جو بندگی کا جوہر ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر وہ اعتماد و توکل بھی جھلکتا ہے جو بندۂ مومن کو دنیا کے ہر خوف سے آزاد کردیتا ہے۔ یہ تعوذات معبود اور عبد کے رشتے کو زندہ بھی کرتے ہیں اور اسے ثبات و استحکام بھی دیتے ہیں۔ یہ ایمان و تقویٰ، اخلاص وللّٰہیت اور سوز وگداز کے حصول اور ان میں مسلسل بڑھوتری کا سرچشمہ بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قربت، رضا اور خوشنودی کا ذریعہ بھی۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت پر کاربند ہر بندۂ مومن کے لیے یقین اور شعور کے ساتھ ان پر مداومت نہ صرف دفع

مصائب و آلام، رفع خطرات و مشکلات اور ازالۂ حزن و ملال کے لیے کارگر ہوگی بلکہ سکونِ قلب، تہذیبِ نفس اور تطہیرِ فکر و عمل کے لیے بھی نسخۂ کیمیا ثابت ہوگی۔

● اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَۃٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا (مسلم: ۶۹۰۶) یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے، اور ایسے دل سے جس میں خشیت نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، اور ایسی دعا سے جس کی پذیرائی نہ ہو۔

● اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ ، وَمِنْ لَیْلَۃِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَۃِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَۃِ (المعجم الکبیر: ۱۴۲۲۷) یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُرے دن سے، اور بُری رات سے، اور بُرے وقت سے، اور بُرے ساتھی سے، اور مستقل جائے قیام کے برے پڑوس سے۔

● اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ عَمَلٍ یُّخْزِیْنِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ صَاحِبٍ یُّوْءْذِیْنِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ اَمَلٍ یُّلْھِیْنِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ فَقْرٍ یُّنْسِیْنِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ غِنًی یُّطْغِیْنِیْ (ابن السنی: ۱۲۱) یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس عمل سے جو مجھے رسوا کرے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر ایسے ساتھی سے جو مجھے تکلیف دے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر ایسی امید سے جو مجھے غافل کر دے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر ایسی احتیاج سے جو مجھے نسیان میں ڈال دے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر ایسی دولت سے جو مجھے سرکش بنادے۔

● اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ (ترمذی: ۳۵۹۱) یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے اخلاق سے اور (بُرے) اعمال سے اور (بُری) خواہشات سے۔

● اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ (ابوداوَد: ۱۵۵۱) یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنی سماعت کی برائی سے، اور اپنی بصارت کی برائی سے، اور اپنی زبان

کی برائی سے، اور اپنے دل کی برائی سے، اور نفسانی خواہشات کے شر سے۔

• اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَ ادرَکِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ (بخاری: ۶۶۱۶) یااللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں (ہر) مصیبت کی سختی سے، اور بدبختی کے گھیر لینے سے، اور بُری تقدیر سے، اور دشمنوں کے (ہم پر) ہنسنے سے۔

روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرنے کی ترغیب فرمائی۔

• اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَ ۃِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ (ابوداؤد: ۱۵۴۵) یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری عطا کردہ کسی نعمت کے چھن جانے سے، اور تیری دی ہوئی عافیت کے پلٹ جانے سے، اور تیری ناگہانی پکڑ سے، اور تیری تمام تر ناراضیوں سے۔

بعض نسخوں میں 'تحویل' کے بجائے 'تحول' ہے، دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

• اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ (مسلم: ۶۸۹۵) یااللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کیے ہر عمل کے شر سے اور ہر اس عمل کے شر سے بھی جسے میں نے نہیں کیا۔

• اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْ ذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْلَمْ (تحفہ: ۵۹۰) یااللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ان چیزوں کی برائی سے جنھیں میں جانتا ہوں اور ان چیزوں کی برائی سے بھی جنھیں میں نہیں جانتا۔

• اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئاً نَعْلَمُهٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ (احمد: ۴/۴۰۳، ۱۹۶۰۶، ابی شیبۃ: ۳۰۱۶۳) یااللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس بات سے کہ جانتے بوجھتے کسی کو تیرے ساتھ شریک کریں، اور ہم تجھ سے (اپنے کیے) ہر اس شرک کی بھی مغفرت طلب کرتے ہیں جس کا ہمیں ادراک نہیں ہے۔

• اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ

(نسائی: ۵۴۹۹) یااللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی سختیوں سے، اور (سفر سے ناکام) واپسی کی اذیت سے، اور ترقی کے بعد تنزل سے، اور مظلوم کی (بد) دعا سے اور (سفر سے واپسی پر) خاندان، اور مال و اولاد میں کسی تکلیف دہ منظر کے دیکھنے سے۔

روایت کے مطابق آپؐ جب سفر اختیار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اور ابنِ ماجہ کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب نبی کریمؐ سفر سے واپس تشریف لاتے تو بھی یہی دعا پڑھتے۔ (ابن ماجہ: ۳۸۸۸)

- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ خَلِیْلٍ مَّاکِرٍ عَیْنَاہُ تَرَیَانِیْ وَقَلْبُہٗ یَرْعَانِیْٓ اِنْ رَّاٰی حَسَنَۃً دَفَنَھَا وَاِنْ رَّاٰی سَیِّئَۃً اَذَا عَھَا (کنز: ۳۶۶۳) یااللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے مکار دوست سے جس کی آنکھیں مجھے دیکھتی ہوں اور جس کا دل میری نگرانی کرتا ہو، اگر وہ (مجھ میں) کوئی اچھائی دیکھے تو اسے چھپا لے اور اگر (مجھ میں) کوئی برائی دیکھے تو اس کی تشہیر کرتا پھرے۔
- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَ اِسْمِکَ الْعَظِیْمِ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ (کنز: ۳۶۸۲) یااللہ! میں تیرے کریم چہرے اور عظمت والے نام کی پناہ چاہتا ہوں کفر اور فقر و فاقہ سے۔
- اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ (مسلم: ۱۰۹۰، ابوداؤد: ۸۷۹) یااللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری رضا کی تیرے غصے سے اور تیری بخشش کی تیرے عذاب سے، اور میں تجھ سے تیری ہی ذات کی ناراضی کی پناہ چاہتا ہوں، میں تیری تعریف ادا کرنے سے قاصر ہوں بس تو ایسا ہی ہے جیسا تو نے خود اپنی تعریف میں بیان فرمایا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسولؐ اللہ کو ان کے بستر پر نہ پایا تو میں نے انھیں ٹٹولا تو میرے ہاتھ آپؐ کے قدموں پر پڑے، آپؐ سجدے میں تھے اور آپؐ کے پاؤں کھڑے تھے اور آپؐ یہ کلمات پڑھ رہے تھے۔ (ایضاً)

● اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّمَا اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ (ابوداؤد: ۵۰۵۲) یااللہ! میں تیرے کریم چہرے اور تیرے مکمل تاثیر والے کلمات کی پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے دستِ قدرت میں ہے۔ یااللہ! تو ہی (اپنے بندوں کے) بوجھ اور گناہ دور کرنے والا ہے۔ یااللہ! تیرا لشکر کبھی شکست نہیں کھاتا اور تیرا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا اور کسی بھی صاحب ثروت کو اس کی دولت تیری پکڑ سے نہیں بچا سکتی، تو سب عیوب سے پاک ہے اور تیرے ہی لیے ساری حمد وثنا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ سوتے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔ (ایضاً)

● اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ (ﷺ) وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَااسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترمذی: ۳۵۲۱) یااللہ! ہم تجھ سے اس تمام خیر و بھلائی کا سوال کرتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی محمدؐ نے مانگی ہے، اور ہم ان تمام چیزوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمدؐ نے پناہ چاہی ہے، اور تو ہی وہ ذات ہے جس سے مدد طلب کی جائے، اور تیری ہی عطا پر موقوف ہے مرادوں کا پورا ہونا، اور اللہ کی توفیق کے بغیر نہ کسی برائی سے بچنا ممکن ہے اور نہ کسی نیکی کا حصول۔

آیئے آخر میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے ہیں اور نبی کریمؐ پر درود وسلام پیش کرتے ہیں:

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○ (الصٰفٰت ۳۷:۱۸۰-۱۸۲) پاک ہے تیرا معزز اور برتر رب ان تمام عیوب سے جنھیں لوگ اس کے ساتھ متصف کرتے ہیں۔ اور سلامتی ہو تمام رسولوں پر۔ اور تمام تر شکر وثنا سب جہانوں کے پروردگار اللہ ہی کے لیے ہے۔